آج قائد کے جشن ولادت کے موقع پر ملک کی حکمران پارٹی اور سب سے بڑی اپوزیشن اس قابل نہیں ہیں کہ مزار قائد پر شایان شان جلسہ بھی کر سکیں۔ حکومت اپنا اعلان شدہ جلسہ منسوخ کر چکی ہے کیونکہ سیکورٹی اداروں نے وزیراعظم کو اس میں شرکت کی کلئیرنس نہیں دی۔ گذشتہ برس مزار قائد کے احاطے میں گورنر سندھ پر راکٹ پھینکا گیا تھا۔ امن و امان کے لحاظ سے صرف کراچی کے حالات ہی بدتر نہیں ہیں، آج پورا ملک دھماکوں سے لرز رہا ہے۔ دارالحکومت اسلام آباد میں مصری سفارت خانہ بم دھماکہ سے تباہ کر دیا گیا ہے اور چند روز پیشتر پشاور کے مصروف ترین بازار میں بم دھماکے سے پچاس سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہمارے صدر محترم زبانی کلامی تو اعلان کر رہے ہیں کہ دہشت گردوں کو عبرتناک سزا دیں گے، وزیراعظم بھی اپنے اس عزم کا اعادہ کر رہی ہیں کہ تخریب کاروں کے عزائم خاک میں ملا دیں گے اور قائداعظم کے پیروکار حیران و پریشان ہیں کہ ان کے حکمران اپنے اعلانات کی لاج کب رکھیں گے اور اپنی اوّلین آئینی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ملک کو امن کا گہوارہ کب بنائیں گے۔ لاء اینڈ آرڈر کے بگاڑ کی وجہ سے ملک کی اقتصادیات مفلوج ہو چکی ہے۔ چار ہزار کے قریب صنعتی یونٹ بند پڑے ہیں، کاروباری طبقہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔ سٹاک مارکیٹ کے کریش ہونے کی نوبت آ رہی ہے، بنکوں کے اکاؤنٹ خالی ہو رہے ہیں، مہنگائی نے لوگوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ بے روزگاری کی وجہ سے تعلیم یافتہ نوجوان تنگ مارے مارے پھرتے ہیں، کوئی پرسان حال نہیں۔ کرپشن، خورد برد، بدعنوانی، بددیانتی، قرضے خوری ہمارے قومی کردار کا لازمی جزو بن گئی ہیں۔ قومی معاملات کی طرف دھیان دینے کی کسی کو فرصت نہیں۔ نفسانفسی اور آپا دھاپی کا عالم ہے۔ قومی پیداوار بتدریج کم ہو رہی ہے۔ زرعی اجناس کے لئے ہم ہمسایہ ملک بھارت کے محتاج بنا دیئے گئے ہیں اور اس تجارت سے کمائے ہوئے قیمتی زرمبادلہ کو ہمارا دشمن اسلحہ اندوزی پر صرف کر رہا ہے اور کشمیر میں بے گناہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے اور ہماری مسلمان ماؤں، بیٹیوں کی اجتماعی آبروریزی کی جا رہی ہے۔ ہمارے ہاں ایسے دانش ور پیدا ہو گئے ہیں جو ہمیں بھارت سے دوستی کی پینگیں بڑھانے کا مشورہ دے رہے ہیں جو کہ کشمیر میں بہنے والے خون کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔

قومی انتشار نے ہمیں کمزور کر کے رکھ دیا ہے اور بیرونی طاقتیں ہمارے اوپر اپنا دباؤ بڑھائے چلی جا رہی ہیں۔ ہمارے دفاع کے لئے ناگزیر ایٹمی پروگرام سے محروم کرنے کے لئے عالمی سطح پر سازشیں شروع ہیں اور بھارتی، اسرائیلی، امریکی لابی اس ضمن میں متحرک ہو گئی ہے۔ ہم ایک قوم کے بجائے مختلف قومیتوں کے خانوں میں بٹ چکے ہیں۔ لسانی، نسلی، گروہی، علاقائی تعصبات نے ہمیں قوموں کی برادری میں بے آبرو کر دیا ہے۔ دنیا تیزی سے اکیسویں صدی میں داخل ہونے کی تیاری کر رہی ہے اور ہم رجعت قہقریٰ کا شکار ہیں۔ (نوائے وقت، ۲۵ دسمبر ۱۹۹۵ء)

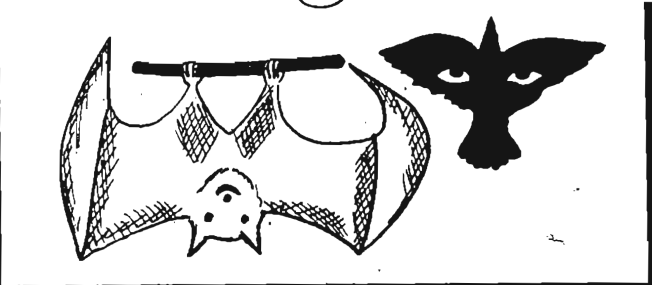

مرزا قادیانی کے فرشتے

محمد طاہر رزاق ۔ لاہور

★ جب شیطانی چیلوں نے فرشتوں کا روپ دھارا

★ جب شیطان خود خدا بن بیٹھا

★ جب مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوّت کیا

★ جب ٹیچی ٹیچی، مٹھن لال وغیرہ قادیانی فضاؤں میں منڈلاتے پھرتے تھے

★ ابلیس، ابلیسی فرشتوں، ابلیسی نبی اور ابلیسی نبوّت کی اندرونِ خانہ کہانی، جس کا دامن دلائل اور حقائق سے مالامال ہے

فرشتے اللہ پاک کی نورانی مخلوق ہیں جو ہر قسم کی برائی و آلائش سے پاک ہوتے ہیں۔ فرشتوں کی دنیا میں چار فرشتے سب سے زیادہ مشہور ہیں۔

(۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام (۲) حضرت عزرائیل علیہ السلام

(۳) حضرت میکائیل علیہ السلام (۴) حضرت اسرافیل علیہ السلام

حضرت جبرائیل علیہ السلام: حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتہ وحی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک سارے انبیاء کو اللہ کا پیغام آپ کے ذریعہ ہی پہنچتا رہا۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام: اللہ پاک کے حکم سے ہر جاندار کی روح قبض کرنا آپ کے ذمہ ہے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام: بارشوں، ہواؤں وغیرہ کا نظام آپ کے سپرد ہے۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام: اللہ کے حکم سے آپ اپنے منہ میں صور لیے کھڑے ہیں۔ جونہی رب ذوالجلال کا حکم ہوگا آپ یہ صور پھونک دیں گے۔ جس سے یہ نظام ہستی درہم برہم ہو جائے گا اور قیامت برپا ہو جائے گی۔

ان چار بڑے فرشتوں کے علاوہ ان گنت دیگر فرشتے اپنی اپنی ڈیوٹیاں ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ کچھ فرشتے قیام کی حالت میں ہیں، کچھ رکوع، کچھ سجود اور کچھ تشہد کی حالت میں ہیں۔ کچھ فرشتوں کے ذمہ صرف تسبیح و تہلیل ہے، کچھ فرشتوں کے ذمہ اللہ پاک کا تخت اٹھانے کی ڈیوٹی ہے، کچھ فرشتے انسانوں کی نیکیاں اور برائیاں لکھنے پر مامور ہیں، کچھ فرشتے قبر میں حساب و کتاب پر مقرر ہیں۔ کچھ فرشتے جنت میں اور کچھ فرشتے جہنم پہ تعینات ہیں۔ فرشتوں کے دیگر کئی فرائض کے علاوہ ایک انتہائی اہم فرض یہ بھی ہے کہ روزانہ صبح و شام ستر ستر ہزار فرشتے تاجدار ختم نبوت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر درود و سلام پڑھنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور جس فرشتہ کی ایک دفعہ باری آ جائے دوبارہ قیامت تک اس کی باری نہیں آئے گی۔

میں نے یہ مختصر سا تذکرہ سچے خدا، سچے دین اور سچی نبوت کے فرشتوں کے بارے میں کیا ہے لیکن ہندوستان کی سرزمین سے ایک جھوٹا نبی مرزا غلام احمد قادیانی اٹھا۔ اس نے اعلان کیا کہ خدا نے اس کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے اور خدا اس کی طرف فرشتوں کے ذریعے وحی کرتا ہے۔ اس کے پاس فرشتے حاضر ہوتے رہتے ہیں اور مختلف معاملات میں اس کی مدد کرتے ہیں۔ اس نے اپنی کتابوں میں اپنے کئی فرشتوں کے نام بھی لکھے ہیں۔

لیکن حرص کے بندے اور عقل کے اندھے مرزا قادیانی کو کیا معلوم تھا کہ جسے وہ خدا سمجھتا ہے وہ شیطان ہے اور جنہیں وہ فرشتے سمجھتا ہے وہ شیطان کے چیلے ہیں اور جسے وہ وحی کہتا ہے وہ شیطانی پیغام ہے، جو شیطان اپنے چیلوں کے ذریعے اس تک پہنچاتا ہے۔ اب ملاحظہ فرمایئے مرزا قادیانی کے چند فرشتوں کے "اسمائے گرامی"!

○ "ایک دفعہ میں نے فرشتوں کو انسان کی شکل پر دیکھا۔ یاد نہیں کہ دو تھے یا تین۔ آپس میں باتیں کرتے تھے اور مجھے کہتے تھے کہ تو کیوں اس قدر مشقت اٹھاتا ہے اندیشہ ہے کہ بیمار نہ ہو جائے"۔ (تذکرہ ص ۳۴)

جی ہاں خیال تو کرنا ہی تھا اس وقت پوری دنیا میں شیطان کے پاس فقط یہی تو ایک جھوٹا نبی تھا اور قیمتی چیز کی حفاظت تو کرنی چاہیے نا! (ناقل)

○ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو فرمایا' ایک دفعہ مجھے ایک فرشتہ آٹھ یا دس سالہ لڑکے کی شکل پر نظر آیا۔ اس نے بڑے فصیح اور بلیغ الفاظ میں کہا کہ "خدا تمہاری ساری مرادیں پوری کرے گا"۔ (تذکرہ ص ۴۴۸)

واقعی ٹٹی خانہ میں مر کر ہر مراد پوری ہو گئی۔ (ناقل)

○ صوفی نبی بخش صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا' "بڑے مرزا صاحب پر ایک مقدمہ تھا۔ میں نے دعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا' تمہارا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا"۔ (تذکرہ ص ۷۵۷)

فرشتہ تو چھوٹا سا تھا لیکن کام بہت بڑا کر گیا۔ (ناقل)

○ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا' "اس مینار کے سامنے دو فرشتے میرے سامنے آئے جن کے پاس دو شیریں روٹیاں تھیں اور وہ روٹیاں انہوں نے مجھے دیں اور کہا کہ ایک تمہارے لیے ہے اور دوسری تمہارے مریدوں کے لیے ہے"۔ (تذکرہ ص ۷۹۷)

روٹی اور پیٹ کے لیے تو دعوئی نبوت کیا تھا۔ اس لیے فرشتے بھی روٹیوں والے ہی نظر آتے تھے اور وہ بھی میٹھی! (ناقل)

○ "ایک فرشتہ میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔ صورت اس کی مثل انگریزوں کی تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے کہا' آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس نے کہا میں درشنی ہوں"۔ (تذکرہ ص ۳۱)

"نبوت بھی تو انگریز نے دی تھی اس لیے شیطان بھی انگریز کی شکل میں آ گیا ہو گا (ناقل)

○ "تین فرشتے آسمان سے آئے اور ایک کا نام خیراتی تھا"۔ (تریاق القلوب' ص ۳۴)

نبی بھی تو ساری زندگی جھولی پھیلا کر انگریز سے خیرات مانگتا رہا' اس لیے فرشتہ بھی خیراتی نصیب ہوا۔ (ناقل)

○ "خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مکھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اسسٹنٹ تھا' کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اردگرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں۔ میں نے جا کر کاغذ

اس کو دیا اور یہ کہا کہ یہ میرا پرانا دوست ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلاتامل اس پر دستخط کر دیئے۔ یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے، مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ ہے"۔ (تذکرہ ص ۵۱۵)

پہلی دفعہ انکشاف ہوا ہے کہ فرشتے ہندو بھی ہوتے ہیں۔ (ناقل)

○ "میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے"۔

شیطان، مسلمان کے روپ میں۔ (ناقل)

○ "میں نے کشف میں دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جا رہے ہیں۔ تب میں نے اس کو خلوت میں لے جا کر کہا کہ لوگ پھرتے جا رہے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے۔ تو اس نے کہا ہم تمہارے ساتھ ہیں"۔ (انوار السلام، ص ۵۲)

ابلیس تمہیں چھوڑ کے کہاں جا سکتا تھا۔ سارا منصوبہ خراب کرنا تھا اس نے اپنا!

(ناقل)

○ "رویا۔ دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے اور سب لباس سرتاپا سیاہ ہے۔ ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو سلطان احمد کا لباس پہن کر کھڑا ہے۔ اس وقت میں نے گھر میں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تب دو فرشتے اور ظاہر ہوگئے اور تین کرسیاں معلوم ہوئیں اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کیا۔ جس کی تیز آواز سنائی دیتی تھی۔ ان کے اس طرز کے لکھنے میں ایک رعب تھا۔ میں پاس کھڑا ہوں (کہ بیداری ہوگئی)" (تذکرہ ص ۵۴۲)

کالا فرشتہ! قادیانی نبوت کا نیا انکشاف۔ ارے! کالے لباس والا بڑا شیطان تھا اور بعد میں آنے والے چھوٹے شیطان تھے۔ بے وقوف کہیں کے! (ناقل)

○ "کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں۔ یک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہوگیا ہے۔ میں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لیے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر ساتھ الہام ہوا کہ انی مرسل الیکم ھدیہ کہ میں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کیے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے اور میں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ لیا۔ چنانچہ کل اس کی تصدیق

ہوگئی۔ الحمدللہ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب اور الہام سے تصدیق فرمائی"۔
(تذکرہ ص۳۴۹)

شیطانی تحفہ مبارک ہو۔ (ناقل)

○ "عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رویا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوگئے۔ جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔ وہ تینوں بھی زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چارپائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے ان سب سے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو۔ تب میں نے یہ دعا کی۔ **رب اذھب عنی الرجس وطھرنی تطھیرا** اس دعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ نے آمین کہی۔ اس کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔
(تذکرہ ص۲۹)

سارے شیاطین زمین پر اور سپر شیطان "مرزا قادیانی" چارپائی پر۔ کیسا ہے؟

شیطان اس کو دیکھ کے کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھئے (ناقل)

○ "کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا' اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہوگیا اور میں اس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہوگیا"۔ (تذکرہ ص۳۱)

اگر کوئی تھوڑی بہت انسانیت کی رمق تھی وہ شیطان نے اکھیڑ کر باہر پھینک دی اور پھر ہر جگہ کوٹ کوٹ کر شیطنت بھر دی۔ خوب اپریشن کیا شیطان نے' لیکن آنکھیں پھر بھی ٹھیک نہ ہوئیں۔ (ناقل)

○ "وہ رات جس کے بعد جمعہ ۳ر مارچ ۱۹۰۵ء ہے۔ ایک بجنے کے بعد پینتیس منٹ

اس رات میں نے خواب دیکھا کہ کچھ روپیہ کی کمی اور سخت مشکلات پیش ہیں اور بہت فکر دامن گیر ہے۔ میں کسی کو کہتا ہوں کہ ایک کاغذ بناؤ جس میں لکھا ہو کہ جمع یہ تھا اور خرچ یہ ہوا۔ کوئی میری بات کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور سامنے ایک شخص کچھ حساب کے کاغذات لکھ رہا ہے۔ میں نے شناخت کیا کہ یہ تو کچھی داس جمع خرچ نویس ہے جو کسی زمانہ میں خزانہ سیالکوٹ میں اسی عہدہ پر نوکر تھا۔ میں نے اس کو بلانا چاہا' وہ بھی نہ آیا۔ لاپرواہ رہا۔ اور میں نے دیکھا کہ روپیہ کی بہت کمی ہے۔ کسی طرح بات نہیں بنتی' اسی اثناء میں ایک صالح مرد سادہ طبع سادہ پوش آیا۔ اس نے اپنی بھری ہوئی مٹھی روپیہ کی میری جھولی میں ڈال دی اور ایسے جلدی چلا گیا کہ میں اس کا نام بھی نہیں پوچھ سکا مگر پھر بھی روپیہ کی کمی رہی۔ پھر ایک اور صالح مرد آیا جو محض نورانی شکل سادہ طبع کوٹلہ کے ایک صوفی کی شکل کے مشابہ تھا' جس کا نام غالباً کرم الٰہی یا فضل الٰہی ہے جس نے کرتہ بیچ کر ہمیں روپیہ دیا تھا۔ صورت انسان کی ہے مگر علیحدہ خلقت کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ سے روپیہ بھر کر میری جھولی میں وہ روپیہ ڈال دیا۔ اور وہ بہت سا روپیہ ہوگیا۔ میں نے پوچھا' آپ کا نام کیا۔ اس نے کہا نام کیا ہوتا ہے۔ نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا۔ کچھ بتلاؤ نام کیا ہے۔ اس نے کہا ٹیچی اور میں اس وقت چشم پر آب ہوگیا کہ ہماری جماعت میں ایسے بھی ہیں جو اس قدر روپیہ دیتے' اور نام نہیں بتلاتے اور ساتھ ہی کہتا ہوں کہ یہ تو آدمی نہیں ہے یہ تو فرشتہ ہے۔ اور جب بہت سے مال کا نظارہ میرے سامنے آیا' میں نے کہا میں اس میں سے منظور محمد کی بیوی کو دوں گا کہ وہ حاجت مند ہے اور جب میں نے یہ خواب دیکھا اس وقت رات کا ایک بج کر اس پر پینتیس منٹ زیادہ گزر چکے تھے"۔

مرزا قادیانی کہتا تھا کہ اس کا نام "ٹیچی" اس لیے ہے کہ میرا یہ فرشتہ ٹچ کر کے آتا ہے اور ٹچ کر کے جاتا ہے۔ گویا یہ اپنے وقت میں مرزا قادیانی کا F-16 طیارہ تھا۔

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا قادیانی کے فرشتے اس کے پاس احکام شریعت لے کر نہیں آتے' اس کے لیے کسی جہاد یا مہم پر روانہ ہونے کا پیغام لے کر نہیں آتے بلکہ وہ کہیں اس کی جھولی میں روپے ڈال رہے ہیں' کہیں اس کے پاس مقدمہ جیتنے کا پیغام لا رہے ہیں' کہیں اس کی گھبراہٹ دور کرنے کے لیے اسے اپنی مدد کا وعدہ دیتے ہوئے اسے جھوٹی نبوت پر پکا کر رہے ہیں اور کہیں اس کا حوصلہ بڑھانے کے لیے میز کرسی لگائے کسی انگریز کے روپ میں بیٹھے دکھائی دے رہے ہیں۔

یہ سارا دھندہ شیطان کا پھیلایا ہوا جال تھا جس میں اس نے مرزا قادیانی کو بری طرح پھنسا رکھا تھا اور اس جال میں پھنسا ہوا مرزا قادیانی خود کو نبی اور شیطان کو خدا کہتا رہا اور شیطانی باتوں کو اللہ سے منسوب کرتا رہا۔

شیطان مردود جو دجل و فریب کے ہزاروں ہتھیاروں سے مسلح ہے۔ وہ بڑے بڑے اولیائے کرام کے ایمان لوٹنے کے لیے ان پر حملہ آور ہوا ہے اور اس کے خطرناک حملوں سے فقط وہی بچا ہے جس کے شامل حال اللہ کا فضل رہا ہے۔ یہی شیطان مردود جب مرزا قادیانی پر حملہ آور ہوا تو اسے پہلے ہی حملے میں یوں چیر پھاڑ کر رکھ دیا جس طرح جنگلی بلا چوہے کو چیر پھاڑ دیتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا واقعہ ہے کہ آپ نے ایک رات ایسا نور دیکھا جس نے عالم کو منور کر دیا۔ اچانک اس نور میں سے ایک نورانی شکل نمودار ہوئی جس نے آواز دی' اے عبدالقادر! میں تیرا پروردگار ہوں۔ میں تجھ سے بہت خوش ہوں۔ میں نے تیری ساری عبادات قبول کیں۔ آئندہ عبادت معاف اور تیرے لیے سب کچھ حلال کیا' اب تو جو چاہے وہ فعل اختیار کر۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ یاالٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ یہ حکم تو انبیاء کو نہ ہوا' میں بھلا کون؟ جس پر سے ہر پابندی دور کی جا رہی ہے۔ معاً میں نے نور فراست سے سمجھا کہ یہ شیطانی اغوا ہے۔ میں نے پڑھا "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" اور کہا' اے ملعون! دور ہو کیا بکتا ہے۔ اچانک وہ نور سخت اندھیرے میں بدل گیا اور پھر آواز آئی' اے عبدالقادر تو اپنے علم کی بدولت بچ گیا ورنہ اس سے پیشتر میں بہت سوں کو پھانس چکا ہوں۔ میں نے کہا' اے کم بخت! میں اپنے علم سے نہیں' اپنے رب کے فضل سے بچا۔ تو مجھے یہاں بھی دھوکا دیتا ہے کہ مجھے اپنے علم پر گھمنڈ پیدا ہو جائے۔ اس کے بعد شیطان وہاں سے بھاگ گیا۔

لیکن شیطان نے اپنا یہی حربہ جب حرص کے بندے مرزا قادیانی پر استعمال کیا تو وہ اسے یوں دبوچ کر لے گیا جس طرح باز چڑیا کو دبوچ کر لے جاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" کے صفحہ ۵۴۰ پر تحریر درج کیا کہ اللہ نے مجھ سے کہا ہے۔

اعمل ما شئت فانی (اے مرزا تو جو چاہے سو کر لیا کر)

قد غفرت لک (کیونکہ میں نے تجھے بخش دیا ہے)

اب ایک دوسرا واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ کچھ اہل اللہ مشاہدہ حق کے سلسلہ میں مصروف گفتگو تھے۔ آخر میں ایک صاحب ابو محمد خفاف بولے' آپ حضرات کی جس قدر گفتگو تھی وہ حد علم میں تھی۔ لیکن مشاہدہ

کی حقیقت کچھ اور ہی ہے۔ مشاہدہ یہ ہے کہ حجاب اٹھ کر اللہ تعالیٰ کا معائنہ ہو جائے۔ حاضرین نے حیرت سے پوچھا یہ کیسے ممکن ہے؟ تو انہوں نے اپنا مشاہدہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ یک بیک حجاب اٹھ گیا اور میں نے دیکھا کہ عرش پر حق تعالیٰ جلوہ افروز ہے۔ میں دیکھتے ہی سجدے میں جا پڑا اور عرض کی کہ "الٰہی! تو نے اپنی رحمت کے کس بلند درجہ پر پہنچا دیا ہے"۔

واقعہ سن کر مجلس میں سے ایک بزرگ جساس اٹھے اور ابو محمد خفاف سے کہا کہ چلئے ایک بزرگ سے آپ کی ملاقات کرا دوں۔ وہ ان کو شیخ ابن سعدان کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا کہ ان صاحب کو شیطان کے تخت والی حدیث سنا دیجئے۔ شیخ نے بہ سند متصل وہ روایت سنائی۔

سید العرب و العجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "آسمان اور زمین کے درمیان شیطان کا ایک تخت ہے۔ جب کسی انسان کو فتنے میں ڈالنا اور گمراہ کرنا چاہتا ہے تو وہ تخت دکھا کر اپنی طرف مائل کرتا ہے"۔ (منقول از آئینہ تلبیس) ابو محمد خفاف کہنے لگے کہ ذرا ایک دفعہ پھر سنائیے۔ انہوں نے حدیث پاک دوبارہ سنائی۔ ابو محمد خفاف زار و قطار رونے لگے اور دیوانہ وار اٹھ کر بھاگے۔ کئی روز کے بعد ملاقات ہوئی تو بتایا کہ ان نمازوں کے اعادہ میں مشغول تھے جو ابلیس کے مشاہدہ کے بعد سے اس کو خدا سمجھ کر پڑھی تھیں۔ طالب حق تھے اپنی غلطی تسلیم کر لی لیکن شیطان نے جب یہی حملہ مرزا قادیانی پر کیا تو وہ بالکل کامیاب ٹھہرا اور مرزا قادیانی نے اس کیفیت کو بڑے اعزاز کے ساتھ یوں لکھا۔

"امام الزماں کی چھٹی علامت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے اور وہ اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا ان سے کوئی ٹھٹھہ کر رہا ہے اور یہ کیفیت دوسروں کو نظر نہیں آتی۔ پس میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے وہ امام الزماں میں ہوں"۔ (ضرورۃ الامام' ص ۲۳' مصنفہ مرزا قادیانی)

اور سنئے!

"پھر ایک بار دیکھا کہ کچہری میں گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر عدالت کی کرسی پر بیٹھا ہے اور ایک سررشتہ دار کے ہاتھ میں ایک مثل ہے جو وہ پیش کرتا ہے۔ حاکم نے مثل دیکھ کر کہا کہ مرزا حاضر ہے۔ تو میں نے غور سے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک خالی کرسی پڑی ہے۔ مجھے اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر میں بیدار ہو گیا"۔ (تذکرہ' ص ۲۹)

مزید سنئے!

"میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا"

"جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"۔ (تذکرہ، ص ۴۷۱)

اور مزید سنئے!

"حضور نے فرمایا مجھے خدا اس طرح مخاطب کرتا ہے اور مجھ سے اس طرح کی باتیں کرتا ہے کہ اگر میں ان میں سے کچھ تھوڑا سا بھی ظاہر کروں تو یہ جتنے معتقد نظر آتے ہیں، سب پھر جاویں"۔ (سیرت المہدی، ص ۲۶۷، حصہ اول، مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

شیطان مرزا قادیانی کیساتھ کیا گفتگو کرتا تھا؟ کیا پیغامات بھجواتا تھا؟ کیا وحی کرتا تھا؟ ان کے چند نمونے پیش خدمت ہیں:

"پریشن عمر براطوس یا پلاطوس" (مکتوبات احمدیہ، جلد اول، ص ۶۸)

"پیٹ پھٹ گیا"۔ (البشریٰ، جلد دوم، ص ۱۹)

"غثم ۔ غثم ۔ غثم" (البشریٰ، جلد دوم، ص ۵۰)

"زندگیوں کا خاتمہ" (تذکرہ، ص ۵۷۷)

"ایک دانہ کس کس نے کھانا" (البشریٰ، جلد دوم، ص ۱۰۷)

"لائف" (تذکرہ، ص ۵۹۳)

"اس کتے کا آخری دم ہے" (تذکرہ، ص ۳۱۷)

"پٹی، پٹی گئی" (تذکرہ، ص ۸۰۹)

"ماتم کدہ" (تذکرہ ص ۷۵۲)

"حفیف مسیح" (تذکرہ، ص ۷۳۴)

"کرنسی نوٹ" (تذکرہ، ص ۵۴۹)

"خواب میں دکھائے گئے (۱) تین استرے (۲) عطر کی شیشی" (تذکرہ، ص ۷۴۴)

"میں تم سے محبت کرتا ہوں" I Love you

"میں تمہارے ساتھ ہوں" I am with you

"ہاں میں خوش ہوں" Yes I am happy

"زندگی دکھ ہے" Life is pain